کی نشستیں، اقلیّتی کمیشن کی تشکیلِ نو اور ضلعی اقلیّتی کمیٹیوں کی ازسرِ نو تشکیل، بیرونِ ملک سیاسی وفود اور ثقافتی وفود میں اقلیّتوں کی نمائندگی، جداگانہ طریقِ انتخاب کی تنسیخ اور مخلوط انتخابات کی بحالی، ۲۹۵-سی کے ناجائز استعمال سے تحفّظ اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی میں اقلیّتوں کی نمائندگی ایسے اُمور شامل ہیں۔ ان مسائل کے سلسلہ میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے تفصیلی بات چیت ہوئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان میں سے اکثر مسائل کے حل کے لیے فوری عمل درآمد کی یقین دہانی کرائی اور آئینی اُمور کے سلسلے میں کابینہ اور پارلیمنٹ کے ذریعے تبدیلی کا وعدہ کیا۔(پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - ۱۶ تا ۳۰ مئی ۱۹۹۵ء)

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف اقلیّتیں برادرانِ وطن کی اہم آواز ہیں۔

"میں جماعت اسلامی کی اس بات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ اس نے ایک بہت بڑے اور اہم موضوع پر اپنی رائے دینے کے لیے دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی یہاں مدعو کیا اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ تمام لوگ جن کو آپ نے بلایا یہاں آ بھی گئے۔

میں سانحہ چرار شریف کی پُرزور مذمّت کرتے ہوئے آپ کو یہ بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے برصغیر پاک و ہند کی تہذیب میں بہت ساری اقدار مشترک ہیں جن میں بزرگوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت اور دوسرے تمام مذاہب کا احترام جیسی چیزیں شامل ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ دُنیا بھر میں یہ سال رواداری کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے میں اس واقعہ کو دوہری گھناؤنی اور گھٹیا حرکت قرار دوں گا۔

صرف اقلیّتیں ہی نہیں پوری دُنیا اس ظالمانہ کارروائی کی مذمت کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ہمارے سیاسی مسائل حل ہونے کے بجائے بڑھتے ہیں۔ ہمارے ہاں ساؤتھ ایشیا کی سطح پر سیاسی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے جب ایک تنظیم "سارک" ہے تو وہاں اس مسئلے کا سیاسی حل کیوں نہیں تلاش کیا جاتا۔"

یہ بات "جفاکش" کے چیف ایڈیٹر فادر آرنلڈ ہیریڈیا نے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہی جس کا اہتمام جماعت اسلامی نے کیا تھا۔

اقلیّتوں کے نمائندوں نے اس سیمینار میں متفقہ قرارداد کے ذریعے قابض بھارتی افواج کے ہاتھوں درگاہ حضرت نورالدین ولی اور ملحقہ مسجد کو نذرِ آتش کیے جانے کی شدّید مذمّت کی نمائندوں نے

مطالبہ کیا کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت دیا جائے اور بھارت کا سماجی اور معاشی بائیکاٹ کیا جائے۔ اُنہوں نے عبادت گاہوں کو تحفظ فراہم کرنے پر حکومت کا شکریہ ادا کیا اور جماعت اسلامی کی جانب سے اِس اہم قومی معاملے میں اُنہیں شریک کرنے پر جماعت اسلامی کو مبارکباد پیش کی۔

سیمینار کی صدارت اقلیتی رکن قومی اسمبلی کشن چند پروانی نے کی جب کہ پروفیسر غفور احمد مہمان خصوصی تھے وفاقی وزیر بہبود آبادی، جے - سالک، سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، امیر جماعت اسلامی کراچی نعمت اللہ خان، رکن قومی اسمبلی مظفر احمد ہاشمی، صدر ہندو پنچائیت کراچی خوب چند بھاٹیہ، جنرل سیکریٹری نیک چند کھیت پال، رکن صوبائی اسمبلی مائیکل جاوید، "جفاکش" کے چیف ایڈیٹر فادر آرنلڈ ہیریڈیا اور سابق رکن قومی اسمبلی بھگوان داس چاولہ نے بھی سمینار سے خطاب کیا۔ جبکہ پارسی نمائندے اداد جے واڈیا، سکھ نمائندے سردار ہیرا سنگھ، ہندو نمائندے، بھشیام کمار، سیکریٹری جماعت اسلامی کراچی محمد حسین محنتی اور سابق میئر عبدالستار افغانی بھی سیمینار میں موجود تھے۔

پروفیسر غفور احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی اقلیتیں پاکستان کے ساتھ ہیں اور ہم اقلیتوں کے ساتھ ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اقلیتیں دو خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہیں ایک تو ملک سے وفاداری اور محبت کی وجہ سے اور دوسرا یہ کہ پاکستانیوں کے اقلیتوں کے ساتھ ہمیشہ اچھے تعلقات رہے ہیں۔

وفاقی وزیر جے - سالک نے کہا کہ یہ سیمینار مکمل پاکستان کا سیمینار ہے اِس سے پہلے اقلیتوں کو کبھی یہ موقع نہیں دیا گیا کہ وہ کسی فورم میں اکثریتی طبقے کے سامنے قومی اور ذاتی مسائل پر بات کر سکیں۔ ہم قائداعظم کے اِس فرمان کی جانب واپس آئے ہیں کہ پاکستانیوں کے درمیان رنگ و نسل اور مذہب کا کوئی فرق نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد نے کہا کہ انسانیت اور انصاف وہ بنیادی مقاصد ہیں جن کی بنیاد پر ہم سب باوجود الگ الگ مذہبی اور سماجی رجحانات کے ایک ہوسکتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اسلام سب لوگوں کو یہ اجازت دیتا ہے اور تحفظ فراہم کرتا ہے کہ وہ جسے حق سمجھتے ہیں، اس پر عمل کریں۔ کشن چند پروانی نے کہا کہ ذرائع ابلاغ بھارتی اقدامات کو ہندوؤں کی کارروائی قرار دیتے ہیں جس سے پاکستانی ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ کوئی بھی مذہب بُرا نہیں ہوتا، انسان بُرے ہوتے ہیں۔

مائیکل جاوید نے کہا کہ ہمیں پاکستانی حکومت سے شکایت ہے کہ بھارتی ٹیلی وژن تمام دن پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف رہتا ہے اور کراچی کے حالات کو اپنے مقاصد کے لیے اُبھار رہا ہے لیکن پاکستانی ٹی - وی کے حالات مایوس کن ہیں۔ (رپورٹ ماہنامہ "جفاکش، کراچی - جون ۱۹۹۵ء)